OPEN ACCESS
Al-Idrak
Khasais-E-Nabwi (S.A.W)
ISSN (Online): 2789-3227
ISSN (Print): 2789-3235
www.alidrakresearchjournal.com

لعابِ رسول اللہ ﷺ کے اعجازی پہلو

The miraculous aspect of saliva of the Prophet ﷺ

☆ Dr. Usman Ahmad
Assistant Professor, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore.

Citation:
Ahmad, Dr.Usman," The miraculous aspect of saliva of the Prophet ﷺ."Al-Idrāk Research Journal, 2, no.1, Jan-June (2022): 15– 28.

ABSTRACT

The blessed person of the Holy Prophet was a miracle. Every part of the blessed body of the Prophet (peace be upon him) was given a special miraculous glory. His blessed body used to smell of bliss Be purer and more fragrant than the fragrance. Revelation - the Qur'an and revelation - the means of expressing and explaining the hadith - was perfect. Apart from the other spiritual and sensory miraculous aspects of your combustion, the saliva contained in it also had a miraculous glory. Therefore, they used to try to get ahead of each other in order to get the saliva of the Prophet (peace be upon him). Not to be found on the skin. It is the glory of Allah Almighty that He bestows honors as He pleases. He made the bee's saliva into honey by its natural and divine revelation. When saliva from natural revelation turns into honey, how could the burning saliva of Prophet Muhammad, the bearer of revelation, prophethood and revelation of Qur'an, not get more pleasure and healing than honey? There are four modes of burning saliva directly as you put saliva in the well. We will discuss the hadith words used for the saliva of the Prophet and their meaning.

Key Words: Holy Prophet ,Qur'an and revelation , Allah Almighty ,pleasure and healing

تمہید

رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ بابرکات سراپا معجزہ تھی۔آپ ﷺ کے بدن مبارک کے ہر حصے کو ایک خاص اعجازی شان عطا کی گئی تھی ۔آپ ﷺ کا بدن مبارک مہکتا رہتا تھا۔**وَلَا شَمِمْتُ مِسْكَةً وَلَا عَنْبَرَةً أَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ**[1] میں نے کوئی ایسی مشک اور عنبر کی خوشبو نہیں سونگھی جو رسول اللہ ﷺ کی مہک سے

1مسلم بن الحجاج، **صحیح مسلم**،(بیروت: دار احیاء التراث العربی، س۔ن)، رقم:6054۔

زیادہ پاکیزہ و معطر ہو۔آپ کا دہن مقدس ''یتلو علیھم آیاته'' کا مصدر تھا۔ وحیٔ قرآن اور وحیٔ حدیث کے اظہار و تبیین کا وسیلۂ کاملہ تھا۔آپ کے دہن کے دیگر معنوی و حسی اعجازی پہلوؤں کے علاوہ اس میں موجود لعاب کو بھی اعجازی شان حاصل تھی۔ صحابہ کرام لعابِ دہن کی برکات اور اعجازی شان کا بارہا مشاہدہ کر چکے تھے۔اس لیے رسول اللہ ﷺ کے لعاب کے حصول کے لیے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے تھے۔فَوَاللَّهِ مَا تَنَخَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ[2] اللہ کی قسم کبھی ایسا نہیں ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے کھنکھار کر تھوکا ہو مگر کسی آدمی نے ہتھیلی پر نہ لیا ہو۔ پھر اس نے اپنے چہرے اور جلد پر نہ ملا ہو۔اللہ تعالیٰ کی شانِ قدرت ہے کہ وہ جیسے چاہے اعزاز بخشتا ہے۔اس نے اپنی شانِ قدرت سے وَأَوْحَى رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ کی فطری و الہامی وحی سے مکھی کے تھوک کو شہد بنا دیا۔جب وحی فطری سے تھوک شہد بن جاتا ہے تو وحی نبوت و رسالت اور وحی قرآن کے حامل جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے لعابِ دہن کو شہد سے بڑھ کر لذت و شفا کیسے حاصل نہ ہوتی؟

لعاب سے برکت کی روایات میں رسول اللہ ﷺ کے لعاب لگانے کے چار انداز منقول ہیں۔

1. تھتھکارتے ہوئے پھونکنا۔یعنی ایسی پھونک جس میں ہلکا ہلکا تھوک شامل ہوتا ہے۔
2. انگلی پر لعاب لگا کر مریض کے زخمی یا مرض کا شکار حصے پر ملنا
3. انگلی پر لعاب لگا کر مٹی کے ساتھ ملا مریض کو لگانا۔
4. براہ راست لعاب دہن ڈالنا جیسا کہ آپ ﷺ نے کنویں میں لعاب ڈالا۔

ذیل میں رسول اللہ ﷺ کے لعاب دہن کی اعجازی شان کی مختلف جہات کو حدیث وسیرت کی کتب سے تحریر کیا جائے گا۔اس سے پہلے ہم رسول اللہ ﷺ کے لعاب کے لیے مستعمل حدیثی الفاظ اور ان کی معنویت پر گفتگو کریں گے۔

لعاب کے لیے مترادف حدیثی الفاظ

رسول اللہ ﷺ کے لعاب سے متعلق جو عربی الفاظ احادیث میں مذکور ہیں ان کی لغوی تفہیم ذیل میں پیش کی جاتی ہے۔

نُخَامَةٌ

نخامہ کا لفظ بخاری کی روایت میں اس طرح آیا ہے وَاللَّهِ إِنْ رَأَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعَظِّمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يُعَظِّمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ مُحَمَّدًا، وَاللَّهِ إِنْ تَنَخَّمَ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ (عروہ بن مسعودؓ نے حدیبیہ کے موقع پر کہا) اللہ کی قسم میں نے کسی بادشاہ کو نہیں دیکھا کہ اس کے

Muslim Bin Al-Ḥajjāj, Ṣaḥīḥ Muslim, (Bairūt: Dār Ihya Al Turāth Al Arabī, S.N), Hadith #1896.

[2] عبد الرزاق بن ہمام، **المصنف** (بیروت: المکتب الاسلامی، 1403ھ)، 5:330، رقم: 9720۔
ʿAbdul Razzāq Bin Ḥammām, *Al-Muṣanaf* (Bairūt: Al-Maktab Al-Islāmī, 1403 AH), 5:330, Hadith # 9720.

ساتھی اس کی ایسی تعظیم کرتے ہوں جیسی تعظیم محمد ﷺ کے اصحاب محمد (ﷺ) کی کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم اگر وہ کھنکھارتے ہوئے تھوک پھینکتے ہیں تو وہ ان میں سے کسی آدمی کی ہتھیلی پر ہی گرتا ہے۔ چناں چہ وہ اس کو اپنے چہرے اور جلد پر مل لیتا ہے۔

اس کے معنی کے بارے میں ابن عبد البر لکھتے ہیں **إِنَّ الْبُصَاقَ مَا خَرَجَ مِنَ الْفَمِ وَفِيهِ لُغَتَانِ بُصَاقٌ وَبُزَاقٌ وَالنُّخَامَةُ مَا خَرَجَ مِنَ الْحَلْقِ**[3] بصاق، جو منہ سے نکلے اور اس کے دو تلفظ ہیں بصاق اور بزاق۔ نخامہ جو حلق سے نکلے۔ امام النووی نے لکھا ہے۔ **وَالنُّخَامَةُ وهي النُّخَاعَةُ مِنَ الرَّأْسِ أَيْضًا وَمِنَ الصَّدْرِ**[4] نخامہ ہی نخاعہ ہے۔ یہ سر سے یا سینے ہوتا ہے۔ راجح یہی ہے کہ حلق سے سینے تک کے تھوک کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

رِیق

رسول اللہ ﷺ کے لعاب کے لیے ریق کا لفظ حدیث میں متعدد مقامات پر استعمال ہوا۔ ایک نظیر ذیل میں پیش کی جاتی ہے۔ مسند احمد کی حدیث میں رسول اللہ ﷺ کے حوالے یہ لفظ اس طرح مذکور ہے **فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَمْرَةً وَأَلْقَاهَا فِي فِيهِ، فَمَا زَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَلُوكُهَا حَتَّى اخْتَلَطَتْ بِرِيقِهِ، ثُمَّ دَفَعَ الصَّبِيَّ. فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ وَجَدَ الصَّبِيُّ حَلَاوَةَ التَّمْرِ جَعَلَ يَمُصُّ حَلَاوَةِ التَّمْرِ وَرِيقَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَكَانَ أَوَّلُ مَا تفَتَّحَتْ أَمْعَاءُ ذَلِكَ الصَّبِيِّ عَلَى رِيقِ رَسُولِ اللهِ ﷺ**[5] رسول اللہ ﷺ نے ایک کھجور لی اور اسے اپنے منہ میں ڈال لیا۔ رسول اللہ ﷺ اسے چباتے رہے یہاں تک وہ آپ ﷺ کے لعاب سے گھل گئی۔ پھر آپ ﷺ نے بچے کو دے دی۔ بچے نے کھجور کی مٹھاس پائی تو مٹھاس اور لعابِ رسول اللہ ﷺ چوسنے لگا۔ بچے کی آنتیں سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کے لعاب سے کھلیں۔ لغت میں اس کے یہ معنی مذکور ہیں۔ **والرِّيقُ: ماء الفم ويؤنث في الشعر، وذاك في خلاء النفس قبل الأكل**[6] الریق: منہ کا پانی اور شعر میں مونث استعمال ہوتا ہے۔ وہ (تھوک ہے جو) کھانے سے پہلے طبیعت کے خالی پن (یعنی بھوک) سے (پیدا) ہوتا ہے۔

التَّفْل

---

[3] ابن عبد البر، یوسف بن عبد اللہ، **التمہید** (المغرب: وزارۃ الاوقاف، 1387ھ)، 22:136۔
Ibn ʿAbd al-Barr, Yūsuf bin ʿAbdullah, *Al-Tamhīd* (Al-Maghrib: Wizārah al- Aūqāf, 1387, AH), 22: 136.

[4] النووی، یحیی بن شرف، **المنہاج**، (بیروت: داراحیاء التراث العربی، 1392ھ)، 5:39۔
Al- Nawawī, Yahyā bin Sharaf, *Al- Minhāj*, (Baīrūt: Dār Iḥyā Al Turāth Al Arabī, 1392H), 5: 39.

[5] احمد بن حنبل، مسند، (مؤسسۃ الرسالۃ، 1421ھ)، 20:330، رقم: 12865۔
Aḥmad Bin Ḥanbal, *Musnad*, (Beīrūt: Mu'assasa Al-Risōlah,1421), 20:330, Hadith #2370.

[6] الفراہیدی، الخلیل بن احمد، **کتاب العین** (بیروت: مکتبہ الہلال، س-ن)، 5:209۔
Al-Farāḥīdi, Al-Khalīl bin Aḥmad, *Kitāb al-ʿAīn* (Baīrūt: Maktab al-Ḥilāl, S-N), 5:209.

تفل بھی لعابِ رسول اللہ ﷺ سے منسلک، منقول لفظ ہے۔ حدیث میں ہے۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَالَتِي مَيْمُونَةَ وَمَعَنَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَالَتْ لَهُ مَيْمُونَةُ: أَلَا نُقَدِّمُ إِلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَيْئًا أَهْدَتْهُ لَنَا أُمُّ غُفَيْقٍ فَأَتَتْهُ بِضِبَابٍ مَشْوِيَّةٍ «فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفَلَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهَا، وَأَمَرَنَا أَنْ نَأْكُلَ»[7] ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اپنی خالہ میمونہ کے گھر داخل ہوا۔اور ہمارے ساتھ خالد بن الولید تھے۔ان کو میمونہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ ہم آپ کو وہ چیز پیش نہ کریں کو ہمیں ام غفیق نے ہدیہ کی ہے۔پس آپ بھونی ہوئی گوہ لے کر آئیں۔جب رسول اللہ ﷺ نے دیکھا توآپ تین مرتبہ تھتھکارااور اس میں سے نہیں کیااور ہمیں حکم دیا کہ ہم کھائیں۔

لغوی معنی کے بارے میں امام النووی کہتے ہیں۔قِيلَ إِنَّ النَّفْثَ مَعَهُ رِيقٌ قَالَ وَقَدِ اخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِي النَّفْثِ وَالتَّفْلِ فَقِيلَ هُمَا بِمَعْنًى وَلَا يَكُونَانِ إِلَّا بِرِيقٍ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ يُشْتَرَطُ فِي التَّفْلِ رِيقٌ يسير ولايكون فِي النَّفْثِ[8] کہا گیا کہ نفث وہ (پھونک) ہے جس میں تھوک ہو۔کہا علمانے نفث و تفل میں اختلاف کیا۔کہا گیا: دونوں کا معنی ایک ہے۔دونوں بغیر تھوک کے نہیں ہیں۔ابو عبید نے کہا تفل میں ہلکا سا تھوک ہونا شرط ہے جب کہ نفث میں شرط نہیں۔

النَّفْث

رسول اللہ ﷺ سے منسوب لفظ نفث کے حدیث میں استعمال کی ایک نظیر درج ذیل ہےعَنْ عَائِشَةَ: «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ نَفَثَ فِي يَدَيْهِ، وَقَرَأَ فِيهِمَا بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا جَسَدَهُ»[9] حضرت عائشہؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر لیٹتے تو معوذ تین پڑھ کے اپنے دونوں ہاتھوں پر پھونکتے پھر ان دونوں کو اپنے جسم پر پھیرتے تھے۔نفث کے لغوی معنی اوپر ذکر کر دیے

---

[7] الحمیدی، عبداللہ بن الزبیر، **مسند الحمیدی** (دمشق: دار السقا، 1996ء)، 1:432، رقم:488۔

Al-Humīdi, ʻAbdullah bin Al-Zubaīr, Musnad Al-Hamīdī (Dimashq: Dar al-Saqqa, 1996), 432: 1, Hadith #488.

[8] النووی، **المنهاج**، 14:182۔

Al- Nawawī, *Al- Minḥāj*,14:182

[9] عبداللہ بن محمد ابن ابی شیبہ، **المصنف** (الریاض: مکتبۃ الرشد 1409ھ)، 6:40، رقم:29316

`Abdullāh Bin Muḥammad Ibn Abī Sheība,*Al-Muṣannaf* (Al-Riyaḍ:Maktaba Al-Rushad,1409AH), 6:40, Hadith # 29316.

گئے ہیں اس میں اضافہ کیا جاتا ہے۔ابن عبد البر کہتے ہیں۔وَالنَّفْثُ شِبْهُ الْبَصْقِ[10]نفث، بصق کے مشابہ ہے (بصق منہ کے تھوک کے لیے مستعمل ہے)۔

الْبَصْق

عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی پیدائش پر ان کی والدہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما ان کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لائیں ۔ حدیث کے الفاظ ہیں ۔فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا، فَوَضَعَهُ فِي حَجْرِهِ، ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ» قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَكَثْنَا سَاعَةً نَلْتَمِسُهَا قَبْلَ أَنْ نَجِدَهَا، «فَمَضَغَهَا. ثُمَّ بَصَقَهَا فِي فِيهِ، فَإِنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ بَطْنَهُ لَرِيقُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»[11]آپ ﷺ نے اس (بچے) کو ان سے لے لیا۔ پھر آپ ﷺ نے اس کو اپنی گود میں رکھا۔ پھر آپ ﷺ نے کھجور منگوائی ۔ کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کھجور پالینے سے پہلے ہم کچھ وقت رکے رہے کیوں کہ ہم کھجور کی تلاش میں تھے۔آپ ﷺ نے کھجور کو چبایا پھر بچے کے منہ میں لعاب ڈالا۔اس کے پیٹ میں پہلی چیز جو داخل ہوئی وہ رسول اللہ ﷺ کا لعاب تھا۔

آئندہ سطور میں رسول اللہ ﷺ کے لعابِ دہن کے سات اعجازی پہلوؤں کو کتب حدیث و سیرت سے بیان کیا جائے گا۔

اول۔عذابِ قبر سے نجات کا اعجازی پہلو

رسول اللہ ﷺ کے لعابِ دہن کو یہ اللہ تعالیٰ نے یہ اعجازی شان عطا کی تھی کہ جس بدن پہ لگا ہوا اس کو عذابِ قبر سے نجات ملتی تھی۔یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ رئیس المنافقین عبد اللہ بن ابی کے بیٹے عبد اللہ بن عبد اللہ جو مخلص صحابی تھے، کی درخواست پر عبد اللہ بن ابی کے کفن کے لیے اپنا قمیص عطا کیا اور اس کی قبر پر تشریف لے گئے اور اس کے چہرے پر اپنا لعاب دہن ڈالا۔حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ «أَمَرَ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ فَأُخْرِجَ مِنْ قَبْرِهِ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَتَفَلَ فِيهِ مِنْ رِيقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ» ہمیں عمرو بن دینار نے بیان کیا،انہوں نے کہا کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ نبی ﷺ نے عبد اللہ بن ابی کے متعلق حکم دیا تو اس کی میت کو قبر سے نکالا گیا۔تب آپ ﷺ اس کا سر اپنے گھٹنوں پر رکھا اور اس میں لعاب دہن ڈالا (منہ میں یا چہرے پر) اور اسے اپنا قمیص پہنایا۔عبد اللہ بن ابی کے چہرے یا منہ پر

10ابن عبد البر، التمہید،8:129۔

Ibn ʿAbd al-Barr, *Al-Tamhīd*, 8: 129.

11مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، رقم:2146۔

Muslim Bin Al-Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Hadith #2146.

رسول اللہ ﷺ کی طرف سے لعاب ڈالنا عذابِ قبر سے حفاظت کا وسیلہ تھا مگر اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو منع فرمادیا کہ اس کے لیے دعا نہ کریں۔ چناں چہ اللہ تعالیٰ نے لعابِ نبی ﷺ کی حفاظت کو اس سے دور کر دیا۔ جناب جبریل علیہ السلام نے لعاب دہن کو باہر نکال دیا۔

دوم۔ شفائے امراض کا اعجازی پہلو

رسول اللہ ﷺ کے لعاب دہن نے بہت سے مریضوں کو امراض سے شفا دی اور آپ کا لعاب بہت سے زخمیوں کا زخموں کا مرہمِ شافی بنا۔ ذیل میں چند واقعات درج کیے جاتے ہیں۔

۱۔ آشوبِ چشم سے شفا

خیبر میں آٹھ قلعے تھے۔ آخری قلعے کی فتح کے لیے متعدد صحابہ نے لشکر کشی کی لیکن قلعہ فتح نہ ہو سکا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فَقَالَ: لأَدْفَعَنَّ الرَّايَةَ إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، فَيَفْتَحُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ، ـ، فَبَعَثَ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَعَقَدَ لَهُ اللِّوَاءَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أَرْمَدُ كَمَا تَرَى، قَالَ: وَكَانَ يَوْمَئِذٍ أَرْمَدَ، فَتَفَلَ فِي عَيْنَيْهِ، قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَمَا رَمَدْتُ بَعْدَ يَوْمِئِذٍ[12] میں پرچم ایسے شخص کو عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول محبت سے کرتا ہے اور اللہ اور اس کے رسول بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح دیں گے۔ پس آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کو بلا بھیجا۔ پھر ان کے لیے پرچم باندھا۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول میری آنکھوں میں آشوب ہے جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں۔ کہا: وہ اس دن آشوب چشم میں مبتلا تھے۔ آپ ﷺ نے ان کی دونوں آنکھوں میں لعاب ڈالا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا: آج تک پھر میں کبھی آشوب چشم کا شکار نہیں ہوا۔

۲۔ پنڈلی کے زخم سے شفا

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، قَالَ: رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ، فَقُلْتُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ، مَا هَذِهِ الضَّرْبَةُ؟ فَقَالَ: هَذِهِ ضَرْبَةٌ أَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ، فَقَالَ النَّاسُ: أُصِيبَ سَلَمَةُ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ «فَنَفَثَ فِيهِ ثَلاَثَ نَفَثَاتٍ، فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ»[13] یزید بن ابی عبید سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی میں ایک زخم کا نشان دیکھا تو ان سے پوچھا: اے ابو مسلم! یہ زخم کا

---

[12] ابن سمعون الواعظ، محمد بن احمد، البغدادی، **امالی** (بیروت: دار البشائر الاسلامیۃ، 1423ھ)، 116۔

Ibn Samʿūn al-Wa'iz, Muḥammad ibn Aḥmad, al-Baghdādi, *Amālī* (Baīrūt: Dār al-Bashāʿir al-Islāmīyyah, 1423 AH), 116.

[13] البخاری، محمد بن اسماعیل، **الصحیح البخاری**، (دار طوق النجاۃ، 1422ھ)، رقم: 4206۔

Al-Bukhārī, Muḥammad bin Ismā'īl, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, (Dār Tawq al-Najāḥ, 1422H), Hadith # 4206 .

نشان کس چیز کا ہے؟ انہوں نے بتایا: غزوہ خیبر کے دن مجھے یہ زخم لگا تھا، لوگ کہنے لگے: سلمہ زخمی ہو گیا ہے ۔ چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ اس پر اپنے لعاب کے ساتھ اس پر پھونکا پھر مجھے آج اس گھڑی تک کبھی دوبارہ تکلیف نہیں ہوئی۔

۳۔ سانپ کے انڈے کے زہر سے شفا

حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَامَانِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أُمِّهِ، أَنَّ خَالَهَا حَبِيبَ بْنَ فُوَيْكٍ حَدَّثَهَا، أَنَّ أَبَاهُ خَرَجَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَيْنَاهُ مُبْيَضَّتَانِ لَا يُبْصِرُ بِهِمَا شَيْئًا فَسَأَلَهُ: «مَا أَصَابَكَ؟» قَالَ: كُنْتُ امْرَأً جَمِيلًا فَوَقَعَتْ رِجْلِي عَلَى بَيْضِ حَيَّةٍ فَأُصِبْتُ. فَتَفَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي عَيْنِهِ فَأَبْصَرَ فَرَأَيْتُهُ بَعْدُ يُدْخِلُ الْخَيْطَ فِي الْإِبْرَةِ وَإِنَّهُ لَابْنُ ثَمَانِينَ وَإِنَّ عَيْنَيْهِ لَمُضِيئَتَانِ[14] مجھے بنو سلامان بن سعد کے ایک آدمی نے اپنی ماں کی روایت سے بیان کیا کہ اس کی ماں کے ماموں حبیب بن فویک نے انہیں بیان کیا کہ ان کے والد اسے ساتھ لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور ان کی دونوں آنکھیں سفیدی کا شکار ہو گئی تھیں۔ وہ ان سے کچھ بھی دیکھ نہیں سکتے تھے۔ چناں چہ ان سے آپ ﷺ نے پوچھا کہ آپ کو کیا لاحق ہوا ہے؟ انہوں نے بتلایا کہ میں خوب صورت آدمی تھا لیکن میرا پاؤں سانپ کے انڈے پر آگیا تو اس سے میں بیمار پڑ گیا۔ پس آپ ﷺ نے ان کی دونوں آنکھوں لعاب ڈالا پس وہ بابصارت ہو گئے۔ پھر میں نے انہیں بعد میں دیکھا کہ وہ سوئی میں دھاگہ ڈال لیتے تھے حالاں کہ اس وقت وہ اسی سال کے تھے۔ اور ان کی آنکھیں چمکتی تھیں۔

۴۔ جلے ہوئے ہاتھ کو شفا

عبد الرحمان بن عثمان نے بیان کیا۔ ابراھیم بن ابی العباس بن ابراھیم بن محمد بن حاطب نے اپنے والد سے نقل کیا۔ انہوں نے اپنے والد محمد بن حاطب سے نقل کیا۔ انہوں نے اپنی والدہ ام جمیل بنت المجلل سے نقل کیا۔ انہوں نے بتلایا کہ سرزمین حبشہ سے واپس لوٹی یہاں تک کہ جب میں ایک رات یا دو راتیں مدینہ گزار چکی تھی میں نے تمہارے لیے کھانا پکایا۔ لکڑیاں ختم ہو گئیں تو میں ان کی تلاش میں نکلی (جب میں لوٹی تو) میں نے ہنڈیا کو پکڑا لیکن وہ تمہارے بازو پر الٹ گئی۔ میں نبی ﷺ کے پاس تمہارے ساتھ آئی۔

فَقُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاطِبٍ فَتَفَلَ فِي فِيكَ وَمَسَحَ عَلَى رَأْسِكَ، وَدَعَا لَكَ وَجَعَلَ يَتْفُلُ عَلَى يَدِكَ وَيَقُولُ: " أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ،

[14] احمد بن عمرو، **الآحاد والمثانی** (الریاض: دار الرایۃ، 1991ھ)، رقم: 2634۔

Ahmad ibn ʿAmr, *Al-Aḥād wal-Muthānī* (Al-Riyaḍ: Dar al-Ra'iyaḥ, 1991 AH), No. 2634.

وَاشْفِ وَأَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا " قَالَتْ: فَمَا قُمْتُ بِكَ مِنْ عِنْدِهِ حَتَّى بَرَأَتْ يَدُكَ [15]

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ آپ پر میرے ماں باپ قربان یہ محمد بن حاطب ہے۔ آپ ﷺ نے تمہارے منہ میں اپنا لعاب ڈالا اور اپنا ہاتھ تمہارے سر پر پھیرا اور تجھے دعا دی۔ اور آپ ﷺ تمہارے ہاتھ لعاب ڈالتے رہے اور یہ کہہ رہے تھے: اے لوگوں کے رب تکلیف دور کر دے۔ شفا دے تو شافی ہے۔ تیرے سوا کسی کی شفا نہیں ایسی شفا جس کو بیماری نہ شکست دے سکے۔ انہوں نے کہا میں تجھے لے کر وہاں سے تب تک نہ اٹھی جب تک تیرا ہاتھ تکلیف سے ٹھیک نہیں ہو گیا۔

۵۔ زبان کی لکنت سے شفا

بشیر بن عقربہ الجہنی رضی اللہ عنہ کی زبان میں لکنت تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے لعاب سے شفایاب ہوئے۔ عن بشير بن عقربة قال: لما قتل أبي عقربة يوم أحد أتيت النبي صلى الله عليه وسلم وأنا أبكي فقال: يا حبيب! ما يبكيك؟ أما ترضى أن أكون أنا أباك وعائشة أمك؟ قلت: بلى يا رسول الله بأبي أنت وأمي! فمسح على رأسي فكان أثر يده من رأسي أسود وسائره أبيض، وكانت لي رتة فتفل فيها فانحلت[16] بشیر بن عقربہ الجہنی سے روایت ہے۔ فرمایا: جب میرے والد عقربہ احد کے دن قتل ہو گئے تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور میں رو رہا تھا۔ آپ ﷺ نت فرمایا: اے پیارے تجھے کس چیز نے رلادیا؟ کیا تو اس پر راضی نہیں کہ میں تیرا والد ہوں اور عائشہ تیری ماں۔ میں نے کہا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ۔آپ پر میرے ماں باپ قربان۔ آپ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ جن بالوں آپ پر کا ہاتھ آیا وہ سیاہ رہے لیکن باقی سب سفید ہو گئے۔ میری زبان میں لکنت تھی تو آپ ﷺ نے اس میں لعاب ڈالا پس اس کی گرہ کھل گئی۔

٦۔ کٹے ہوئے کندھے کے صحیح حالت میں آجانے کی شفا

خبیب بن عبد الرحمان بن خبیب بن اساف نے اپنے والد کے ذریعے اپنے دادا سے روایت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں اور میری قوم کا ایک آدمی، دونوں آپ ﷺ کی کسی جنگ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ ہم نے عرض کیا

---

15 احمد بن عمرو، **الآحاد والمثانی**، رقم: 3205۔

Ahmad ibn ʻAmr, *Al-Aḥād wal-Muthānī*, No. 3205.

16 علی بن حسام الدین، **کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال** (بیروت: مؤسسۃ الرسالہ، 1981ء)، رقم: 36862۔

Ali bin Hussām al-Dīn, *Kanz al-ʻAmāl fī Sunan al-Aqwāl wa al- af al* (Baīrūt: Mu'assasa Al-Risāla, 1981), No. 36862.

ہم آرزو رکھتے ہیں کہ آپ کے ساتھ شریک ہوں۔ فرمایا: کیا تم نے اسلام قبول کیا؟ ہم نے کہا: نہیں۔ فرمایا: ہم مشرکین کے مقابلے میں مشرکین کی مدد نہیں لیتے۔ کہا: ہم نے اسلام قبول کیا اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہو گئے۔ فَأَصَابَتْنِي ضَرْبَةٌ عَلَى عَاتِقِي فَجَافَتْنِي، فَتَعَلَّقَتْ يَدِي، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَفَلَ فِيهَا وَأَلْزَقَهَا، فَالْتَأَمَتْ وَبَرَأَتْ وَقَتَلْتُ الَّذِي ضَرَبَنِي[17] پس اسی میں مجھے کندھے پر ایک ضرب لگی۔ اس نے مجھے مردہ کر دیا (یا مجھے خشک کر کے رکھ دیا)۔ اس کی وجہ سے میرا ہاتھ لٹک گیا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ نے اس پر پھونک کے ذریعے لعاب ڈالا اور اس کو جوڑ دیا۔ وہ بالکل اپنی جگہ صحیح جڑ گیا اور ٹھیک ہو گیا۔ اور میں نے اس کو قتل کر دیا جس نے یہ مجھے ضرب لگائی تھی۔

۷۔ دماغی مرض سے شفا

سلیمان بن عمرو بن الاحوص الازدی سے مروی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میری امی نے مجھے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ جمرہ عقبہ کو وادی منیٰ کے اندر رمی (کنکریاں مارنا) فرما رہے تھے۔ آپ کے پیچھے ایک آدمی تھا جو آپ ﷺ کے سامنے آڑ بن رہا تھا تاکہ لوگ اپنے پتھروں کے ساتھ آپ پر نہ آ پڑیں۔ وہ کہہ تھا۔ او لوگو! ایک دوسرے کو ہلاک نہ کرو۔ جب تم رمی کرو تو چھوٹے چھوٹے سنگریزے مارو۔ پھر نبی ﷺ آگے بڑھ گئے۔ تب آپ کے پاس ایک عورت اپنے بیٹے کے ساتھ آئی۔ اس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ میرے اس بیٹے کی عقل چلی گئی ہے۔ آپ اس کے لیے اللہ سے دعا کر دیں۔ آپ ﷺ نے اس سے کہا میرے پاس پانی لے کر آو۔ فَأَتَتْهُ بِمَاءٍ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ، فَتَفَلَ فِيهِ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ دَعَا فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: " اذْهَبِي فَاغْسِلِيهِ بِهِ وَاسْتَشْفِي اللهَ عَزَّ وَجَلَّ ". فَقُلْتُ لَهَا: هَبِي لِي مِنْهُ قَلِيلًا لِابْنِي هَذَا، فَأَخَذْتُ مِنْهُ قَلِيلًا بِأَصَابِعِي فَمَسَحْتُ بِهَا شِقَّةَ ابْنِي فَكَانَ مِنْ أَبْرَءِ النَّاسِ، فَسَأَلْتُ الْمَرْأَةَ بَعْدُ: مَا فَعَلَ ابْنُهَا؟ قَالَتْ: بَرِئَ أَحْسَنَ بَرْءٍ[18] چناں چہ وہ ایک پتھر کے پیالے میں پانی لائی۔ آپ ﷺ نے اس میں لعاب ڈالا اور اس بچے کا چہرہ دھویا پھر دعا فرمائی۔ پھر فرمایا: جاو، اسے اس سے نہلا دینا۔ اللہ شفا دے گا۔ میں نے کہا: مجھے بھی میرے اس بیٹے کے لیے اس میں سے کچھ دے دو۔ چناں چہ میں نے اس میں سے اپنی انگلیوں کے ساتھ لیا۔ پھر میں نے اپنے بیٹے کی ایک طرف مل دیا (شقہ سے مراد نصف ہے۔ بچہ پہلو کے بل لیٹا ہوا ہو گا تو جو کروٹ سامنے تھی اس طرف مل دیا) لوگوں

---

[17] ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، **البدایۃ والنھایۃ** (بیروت: دار احیاء التراث العربی، 1408ھ)، 6:186۔

Ibn Kathīr, Isma'il ibn ʿUmar, *Al-Bidāyaḥ wa al-Nihāyaḥ* (Baīrūt: Dār Ihya Al Turāth Al Arabī, 1408 AH), 6: 186.

[18] احمد بن حنبل، **مسند**، (مؤسسۃ الرسالۃ، 1441ھ)، رقم: 23131۔

Aḥmad Bin Ḥanbal, *Musnad* (Beīrūt: Mu’assasa Al-Risālah,1421), Hadith # 23131.

میں وہ صحت کے اعتبار سے بہترین تھا۔ میں نے اس عورت سے بعد میں پوچھا کہ تمہارے بیٹے کا کیا معاملہ ہوا؟ تو کہنے لگی وہ وہ ٹھیک ہے اور بیماری سے اچھے طریقے سے دور ہے۔

سوم: ازدیاد و کفایتِ اشیائے خورد و نوش کا اعجازی پہلو

رسول اللہ ﷺ کے لعاب کا ایک اعجازی پہلو یہ ہے کہ آپ ﷺ کے لعاب سے اشیائے خورد و نوش میں باوجود قلت کے کثرت ہوئی اور ایک چند افراد کے لیے موجود کھانے یا پینے کی چیز بہت بڑی جماعت کے لیے کافی ہو کر بچ گئی۔

۱۔ کنویں کا ہمیشہ کے لیے پانی سے لبریز ہو جانا

رسول اللہ ﷺ کے پانی سے متعلق لعاب سے ذریعے وقوع پذیر ہونے والے معجزات میں ایک معجزہ یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے کنویں میں لعاب ڈالا تو کنویں پانی پھر کبھی کم نہیں ہوا۔ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلم فنزلناه فَسَقَيْنَاهُ مِنْ بِئْرٍ لَنَا فِي دَارِنَا كَانَتْ تُسَمَّى النَّزُورَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَتَفَلَ فِيهَا فَكَانَتْ لَا تُنْزَحُ بَعْدُ[19] ثمامہ بن انس سے روایت ہے۔ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو ہم نے آپ ﷺ کو ٹھہرایا پھر ہم نے آپ ﷺ کو اپنے گھروں کے ایک کنویں کا پانی کا پانی پلایا جس کو دور جاہلیت میں النزور کا نام دیا جاتا تھا۔ آپ ﷺ نے اس میں لعاب دہن ڈالا اس کے بعد اس کا پانی نہ ختم ہوا نہ کم۔

۲۔ قلتِ آب کا کثرت میں مبدل ہونا

پانی سے متعلق ایک معجزہ کنویں کے قلیل پانی کا کثیر ہو جانا ہے۔ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: قَدِمْنَا الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً، وَعَلَيْهَا خَمْسُونَ شَاةً لَا تُرْوِيهَا، قَالَ: فَقَعَدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَبَا الرَّكِيَّةِ، فَإِمَّا دَعَا، وَإِمَّا بَصَقَ فِيهَا، قَالَ: فَجَاشَتْ، فَسَقَيْنَا وَاسْتَقَيْنَا[20] ایاس بن سلمہ اپنے والد سلمہ بن اکوع سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بتلایا کہ ہم حدیبیہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئے۔ ہم چودہ سو افراد تھے۔ اور اس پر مزید پچاس بکریاں بھی تھیں جو سیراب نہیں ہو سکتی تھیں۔ کہا: رسول اللہ ﷺ کنویں کی منڈیر پر بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ نے یا دعا فرمائی یا اس میں لعاب دہن ڈالا۔ کہا: پس پانی جوش مارنے لگا۔ پس ہم نے پانی پیا اور ہم سیراب ہو گئے۔

۳۔ قلیل کھانے کا کثیر افراد کے لیے کافی ہو جانا

---

[19] ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، 6:111۔

Ibn Kathīr, *Al-Bidāyaḥ wa al-Nihāyaḥ* , 6: 111.

[20] مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، رقم: 1807۔

Muslim Bin Al-Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim* , Hadith #1807.

سیدہ فاطمہؓ کی شادی کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے کھانے کو اپنے لعاب دہن سے برکت دی۔آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا میں نے اپنی بیٹی کی شادی اپنے چچازاد سے کردی ہے۔اور میں چاہتا ہوں کہ نکاح کے موقع پر کھانا کھلانا میری امت کا طریقہ بنے۔بھیڑ بکریوں کے گلے میں جاؤ پھر اس میں سے ایک بکری لے لو اور چار یا پانچ مُد (چاول، گندم) لے لو اور میرے لیے ایک برتن (قصعہ ایک خاص بڑا برتن ہوتا تھا) میں کھانا بنا کر لاؤ تاکہ میں اس پر مہاجرین وانصار کو جمع کروں۔جب یہ کر لو تو مجھے اطلاع دو۔فَانْطَلَقَ فَفَعَلَ مَا أَمَرَهُ بِهِ، ثُمَّ أَتَاهُ بِقَصْعَةٍ فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَطَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَأْسِهَا، ثُمَّ قَالَ: «أَدْخِلْ عَلَيَّ النَّاسَ زُفَّةً زُفَّةً وَلَا تُغَادِرَنَّ زُفَّةً إِلَى غَيْرِهَا» يَعْنِي إِذَا فَرَغَتْ زُفَّةٌ لَمْ تَعُدْ ثَانِيَةً، فَجَعَلَ النَّاسُ يَرِدُونَ، كُلَّمَا فَرَغَتْ زُفَّةٌ وَرَدَتْ أُخْرَى حَتَّى فَرَغَ النَّاسُ، ثُمَّ عَمَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَا فَضَلَ مِنْهَا فَتَفَلَ فِيهَا وَبَارَكَ وَقَالَ: " يَا عَلِيُّ احْمِلْهَا إِلَى أُمَّهَاتِكَ، وَقُلْ لَهُنَّ: كُلْنَ وَأَطْعِمْنَ مَنْ غَشِيَكُنَّ[21]

چہارم: ذائقے کے شیریں ہو جانے کا اعجازی پہلو

لعابِ رسول کی ایک اعجازی جہت یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کے لعاب نے پانی کی کڑواہٹ کو مٹھاس میں تبدیل کردیا۔واخرج أَبُو نعيم عَن انس ان النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم بزق فِي بِئْر فِي دَاره فَلم يكن بِالْمَدِينَةِ بِئْر أعذب مِنْهَا[22] ابو نعیم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی ﷺ نے ان کے گھر کے ایک کنویں میں لعاب ڈالا تو پھر مدینہ میں اس سے زیادہ میٹھے پانی کا کنواں نہ رہا۔

پنجم: صلابتِ چٹان کی نرمی کا اعجازی پہلو

غزوہ خندق کے موقع پر ایک چٹان ٹوٹ نہیں رہی تھی اور اس کی شدید سختی کے باعث صحابہ پریشان ہوئے وروی جابر بن عبد الله رضي الله عنه أن صخرة اشتدت عليهم فشكوها إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم، فدعا بإناء من ماء فتفل فيه، ثم دعا بما شاء الله أن يدعو به، ثم نضح ذلك على تلك الصخرة لَانْهَالَتْ حَتَّى عَادَتْ كَالْكَثِيبِ مَا تَرُدُّ فَأْسًا وَلَا مِسْحَاةً[23] جابر بن عبد اللہ رضی اللہ

---

[21] الطبرانی، سلیمان بن احمد، **الأحاديث الطوال** (بیروت: مکتبۃ الزہراء، 1404ھ)، رقم: 55۔

Al-Ṭabrānī, Sulaimān bin Aḥmad, *Al-Ahadith Al-Ṭawāl* (Baīrūt: Maktab Al-Zahra‘, 1404 AH), No. 55.

[22] السیوطی، عبدالرحمن بن ابی بکر، **الخصائص الکبری** (بیروت: دارالکتب العلمیۃ، س۔ن)، رقم: 105۔

Al-Suyūtī, ‘Abdul Raḥmān bin Abi Bakar, *Al- Khaṣā’iṣ Al-Kubra* (Baīrūt, Dār Al-Kutub Al-‘ilmiya, S.N.), No. 105.

[23] ابن النجار، محمد بن محمود، **الدرة الثمينة في أخبار المدينة** (بیروت: شرکۃ دار الأرقم، س۔ن)، رقم: 78۔

عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک چٹان صحابہ کے شدید ثابت ہوئی تو انہوں اس کی شکایت رسول اللہ ﷺ سے کی۔آپ ﷺ نے ایک برتن میں پانی منگوایا پھر اس میں لعاب ڈالا پھر دعا فرمائی جو اللہ نے چاہا کہ آپ ﷺ دعا فرمائیں۔ پھر اس پانی کا اس چٹان پر چھڑکاؤ کر دیا۔ وہ اس طرح گرپڑی یہاں تک کہ ریت کی طرح ہو گئ۔ کسی کلہاڑے یا کدال کی ضرورت نہ رہی۔

ششم: دفعِ جنات وشیاطین کا اعجازی پہلو

رسول اللہ ﷺ کے لعاب کے باعث جنات و شیاطین کے دفعیے کا اعجازی پہلو بھی ظاہر ہوا۔ ذیل میں متعلق احادیث نقل کی جاتی ہیں۔

پہلا واقعہ

عیینہ بن عبد الرحمٰن (بن جوشن) نے بیان کیا، انہوں نے کہا مجھے میرے والد نے بتلایا۔ کہا: میں نے عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے طائف پر عامل بنایا میرے لیے کوئی چیز میری نماز میں رکاوٹ بن گئی۔ یہاں تک مجھے معلوم نہ ہو پاتا کہ میں کون سی (یا کیا) نماز پڑھ رہا ہوں۔ میں نے جب یہ صورت حال دیکھی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف سفر اختیار کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے (جب مجھے دیکھا تو) کہا: ابن ابی العاص؟ میں نے عرض کیا: جی یارسول اللہ ﷺ۔ فرمایا: کیا معاملہ لائے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ میری نماز میں کوئی چیز رکاوٹ بن گئی ہے یہاں تک کہ مجھے اندازہ نہیں ہو پاتا کہ نماز پڑھتا ہوں۔ اس کے بعد روایت کے الفاظ ہیں

قَالَ: «ذَاكَ الشَّيْطَانُ ادْنُهْ» فَدَنَوْتُ مِنْهُ، فَجَلَسْتُ عَلَى صُدُورِ قَدَمَيَّ، قَالَ: فَضَرَبَ صَدْرِي بِيَدِهِ، وَتَفَلَ فِي فَمِي وَقَالَ: «اخْرُجْ عَدُوَّ اللَّهِ» فَفَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: «الْحَقْ بِعَمَلِكَ» قَالَ: فَقَالَ عُثْمَانُ: «فَلَعَمْرِي مَا أَحْسِبُهُ خَالَطَنِي بَعْدُ»[24]

آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شیطان ہے۔ قریب آؤ۔ میں آپ ﷺ کے قریب ہو گیا۔ پھر میں اپنے پنجوں کے بل بیٹھ گیا۔ کہا: آپ ﷺ نے میرے سینے پر اپنے ہاتھ سے ضرب لگائی۔ پھر آپ ﷺ نے

Ibn al-Najjār, Muḥammad ibn Maḥmūd, *Al-Durrat al-Thameenah fi Akhbār al-Madīnaḥ* (Baīrūt: Dār-e-Arqam, S-N), No. 78.

[24] ابن ماجہ، محمد بن یزید، **سنن ابن ماجہ** (بیروت:: دار احیاء الکتب العربیۃ، س۔ن)، رقم: 3548۔

Ibn Māja, Muḥammad Bin Yazīd ,Sunan *Ibn Māja* (Beīrut: Dār al-Kitab Al-ʿarabīa, n.d.),Hadith #3548.

میرے منہ میں لعاب ڈالا۔ اور کہا: نکل جاؤ اللہ کے دشمن۔ آپ ﷺ نے یہ تین مرتبہ کیا۔ پھر فرمایا: جاکر اپنے کام میں لگ جاؤ۔ راوی نے کہا کہ عثمانؓ نے بتلایا: میری زندگی کی قسم۔ اس کے بعد مجھے نہیں گمان کہ پھر کبھی کچھ خلط ہوا ہو۔

دوسرا واقعہ

حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے تین بار ایسی چیز دیکھی جو کسی نے مجھ سے پہلے نہیں دیکھی ہوگی۔ اور میرے بعد بھی کوئی نہیں دیکھے گا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں نکلا۔ جب ہم راستے سے گزر رہے تھے کہ ہمارا گزر ایک بیٹھی عورت پر ہوا۔ اس کے ساتھ اس کا ایک بچہ تھا۔ تو اس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ یہ میرا بچہ ہے اسے کسی بلا نے آلیا ہے۔ اور اس کے باعث ہم مصیبت زدہ ہیں۔ دن میں پکڑا جاتا ہے لیکن مجھے نہیں معلوم کتنی بار۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے میرے پاس لاؤ۔ اس نے اسے آپ کی طرف بلند کیا۔ اور اسے آپ ﷺ کے اور لگام کے مابین رکھ دیا۔ ثُمَّ فَغَرَ فَاهُ، فَنَفَثَ فِيهِ ثَلَاثًا، وَقَالَ: " بِسْمِ اللهِ، أَنَا عَبْدُ اللهِ، اخْسَأْ عَدُوَّ اللهِ " ثُمَّ نَاوَلَهَا إِيَّاهُ، فَقَالَ: " الْقَيْنَا فِي الرَّجْعَةِ فِي هَذَا الْمَكَانِ، فَأَخْبِرِينَا مَا فَعَلَ " قَالَ: فَذَهَبْنَا وَرَجَعْنَا، فَوَجَدْنَاهَا فِي ذَلِكَ الْمَكَانِ، مَعَهَا شِيَاهٌ ثَلَاثٌ، فَقَالَ: " مَا فَعَلَ صَبِيُّكِ؟ " فَقَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا حَسَسْنَا مِنْهُ شَيْئًا حَتَّى السَّاعَةِ[25] آپ ﷺ نے اس کا منہ کھولا۔ اس میں تین بار پھونکتے ہوئے لعاب ڈالا۔ اور فرمایا: اللہ کے نام سے، میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اللہ کے دشمن ذلیل ہو کر دور ہو جا۔ پھر آپ ﷺ نے اسے (بچے کو) واپس اسے پکڑا دیا۔ پھر فرمایا: واپسی پر ہمیں اسی مقام پر ملنا۔ ہمیں جو کام ہو اس کی خبر کر دینا۔ صحابی کہتے ہیں پھر ہم چلے گئے اور لوٹے تو ہم نے اسے اسی جگہ پر پایا۔ اس کے ساتھ تین بکریاں تھیں۔ نبی ﷺ نے پوچھا تیرے بچے کا کیا بنا؟ کہنے لگی: اس (رب) کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہمیں اس گھڑی تک تو اس سے کوئی چیز نہیں محسوس ہوئی۔

ہفتم: تحنیکِ اطفال سے برکت کا اعجازی پہلو

رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ جب کوئی نومولود آپ ﷺ کے پاس لایا جاتا تو آپ کھجور چبا کر اس کا کچھ حصہ اس بچے کے منہ میں ڈالتے۔ اس طرح آپ ﷺ کا لعاب بچے میں منہ جاتا اور کبھی اپنے لعاب دہن کو براہِ راست بچے میں ڈال کر برکت دیتے۔ آپ ﷺ کی تحنیک سے صغار صحابہ کو علم و فضل کی بلند شان حاصل ہوئی۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، نا وَكِيعٌ، نا ابْنُ سِنَانِ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، «أَنَّ جَدَّهُ سِنَانَ بْنَ سَلَمَةَ وُلِدَ يَوْمَ حُنَيْنٍ،

---

[25] احمد بن حنبل، مسند، رقم: 17548۔

Aḥmad Bin Ḥanbal, *Musnad*, Hadith # 17548.

فَدَعَا بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَفَلَ فِي فِيهِ، وَمَسَحَ عَلَى وَجْهِهِ، وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ»[26] ابو بکر نے ہمیں بیان کیا، وکیع نے بیان کیا ابن سنان بن سلمہ نے اپنے والد سے بیان کیا کہ ان کے داد سنان بن سلمہ حنین کے دن پیدا ہوئے۔ نبی ﷺ نے ان کو طلب فرمایا۔ لایا گیا تو آپ ﷺ ان کے منہ میں لعاب ڈالا اور ان کے چہرے پر ہاتھ پھیراا اور ان کے برکت کی دعا کی۔

ابن بطال لکھتے ہیں: ليس ريق أحد في البركة كريق النبي. فمن وصل إلى جوفه من ريقه (صلى الله عليه وسلم) فقد أسعده الله وبارك فيه؛ ألا ترى بركة عبد الله بن الزبير وما حازه من الفضائل؛ فإنه كان قارئًا للقرآن عفيفًا في الإسلام، وكذلك كان عبد الله بن أبي طلحة من أهل الفضل والتقدم في الخير ببركة تحنيك النبى ﷺ له[27] کسی کا لعاب اس طرح حاملِ برکت نہیں ہو سکتا جیسا کہ نبی ﷺ کا لعاب تھا۔ جس کے پیٹ میں یہ لعاب پہنچا اللہ نے اس کو سعادت بخشی اور اس کو برکت دی۔ کیا آپ عبد اللہ بن الزبیر کو ملنے والی برکت اور ان کو جو فضائل حاصل ہوئے وہ ملاحظہ نہیں کرتے۔ وہ قرآن کے قاری اور اسلام میں معروف عفیف ہیں۔ اسی طرح نبی ﷺ کی گھٹی کی برکت سے عبد اللہ بن ابی طلحہ بھی اہلِ فضل اور بھلائی میں آگے رہنے والوں میں سے ہیں۔

خلاصہ بحث

رسول اللہ ﷺ کے لعاب کی معجزانہ شان کے چند پہلوؤں کو اختصار کے ساتھ درج بالا سطور میں بیان کیا گیا۔ اس موضوع پر تمام روایات کو جمع کر کے مزید شواہد و نظائر پیش کیے جا سکتے ہیں۔ اسی طرح لعابِ رسول ﷺ سے متعلق صحابہ کرام کے حبی و تعظیمی پہلوؤں کا بیان ایک مستقل موضوع کی حیثیت رکھتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

---

26 ابن ابی شیبہ، **المصنف**، رقم: 33859۔

Ibn Abī Sheība, *Al-Muṣannaf*, Hadith # 33859.

27 ابن بطال، علی بن خلف، **شرح صحیح بخاری لابن بطال** (الریاض: مکتبۃ الرشد 2003ء)، 5: 373۔

Ibn-e- Baṭāl, Ali ibn Khalaf, *Sharh Ṣaḥīḥ Bukhāri Ibn Baṭāl* (Al-Riyaḍ: Maktab al-Rushad 2003), 5: 373.